27.62

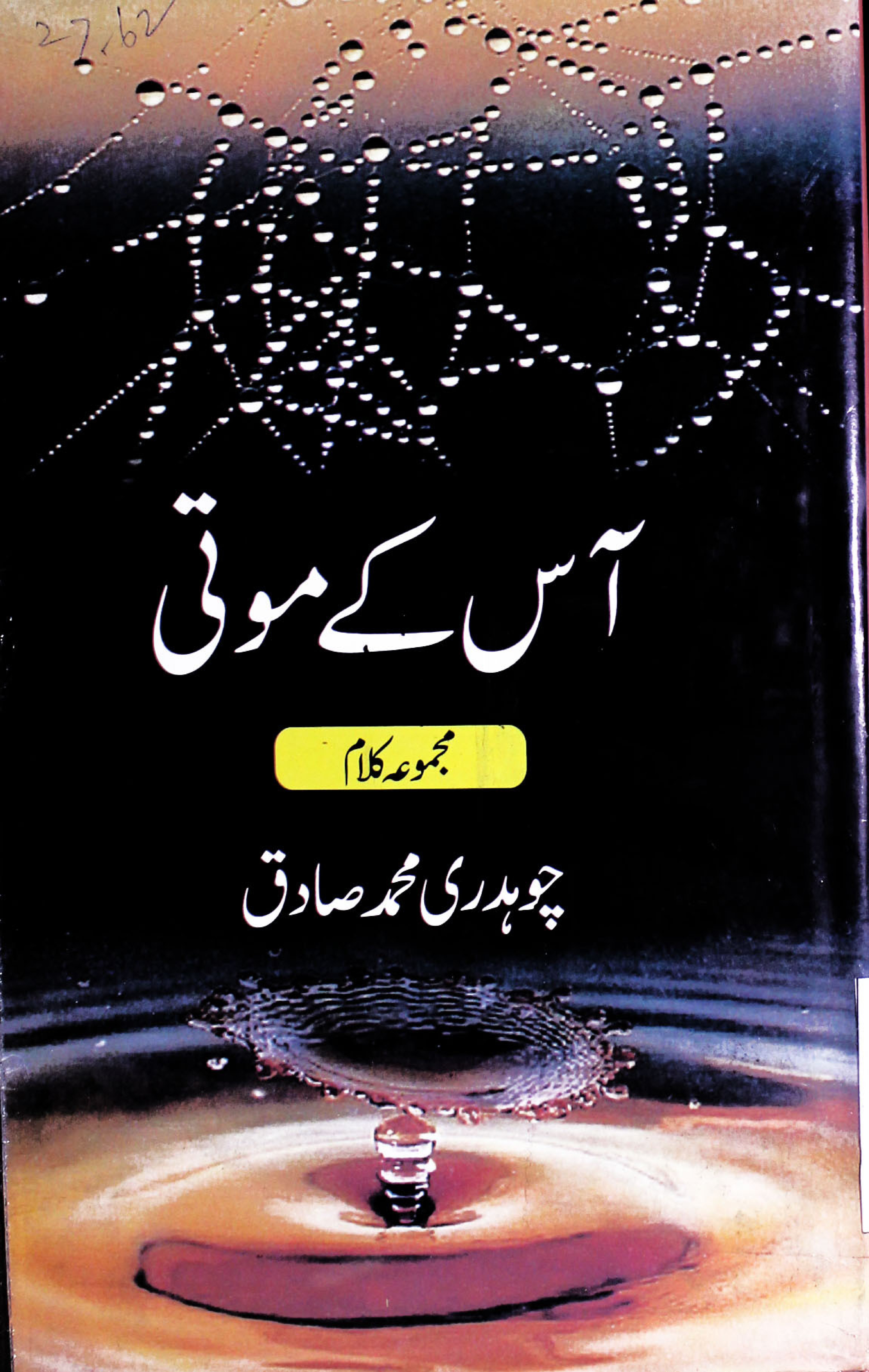

آس کے موتی

مجموعہ کلام

چوہدری محمد صادق

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتساب

والدین کے نام

Marfat.com

84703

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ

نام کتاب .... آس کے موتی

نام شاعر .... چوہدری محمد صادق

زیر نگرانی .... محمد حسین بھٹی

کمپیوٹر .... سجاد حیدر ناز ''روزنامہ ڈاک'' گجرات

0321-6286905-053-607598-sajjadhaodernaz@yahoo.com

باراول .... جولائی 2010ء

ٹائیٹل .... شاہ جی پرنٹرز

قیمت .... =/300

ملنے کا پتہ

مکتبہ النعمت B-1/57 عزیز سٹریٹ سول لائنز

بھمبر روڈ گجرات فون نمبر 0300-4811012

Marfat.com

فہرست مضامین

بسم اللہ
جملہ حقوق ____ 1
1) مصنف کے بارے میں۔(عرفان ملک) ____ 2
2) پیش لفظ۔(منو بھائی) ____ 3
3) میری نظر میں۔(طارق امین خالد) ____ 4
4) اپنے ہونے کی گواہی (احسن نذیر اکمل) ____ 5
5) آس کی ڈور سے بندھا شاعر۔(محمد حسین بھٹی) 9
6) دو دل ____ 13
7) پیار ____ 17
8) آس ____ 18
9) ساجن ____ 19
10) چیتم ____ 20
11) موتی ____ 21
12) جھولے ____ 22
13) محفل ____ 23
14) دید ____ 24
15) سولہ سنگھار ____ 25
16) گھنے سائے ____ 26
17) چتری ____ 27
18) حیا ____ 28
19) برکھا ____ 29
20) منزل ____ 30
21) نقاب ____ 31
22) پیار کے موتی ____ 32
23) روگی ____ 33
24) غم ____ 34
25) نئی دُنیا ____ 35
26) امبیوں کے سائے ____ 36
27) ہجر ____ 37
28) غازہ ____ 38
29) کلیاں ____ 39
30) سُندر ____ 40
31) دُعا ____ 41
32) بدلیں ____ 42
33) سہرا ____ 43
34) جند ____ 44
35) بندھن ____ 45
36) شباب ____ 46

Marfat.com

فہرست مضامین

37)	تاب	47
38)	انگنا	48
39)	سرسوں	49
40)	شبنم	50
41)	پیاس	51
42)	چہرے	52
43)	گہنا	53
44)	ہرجائی	54
45)	کاجل	55
46)	مست	56
47)	پنچھی	57
48)	مرہم	58
49)	ساتھ	59
50)	چاندنی	60
51)	پیا	61
52)	فرقت	62
53)	میت	63
54)	دستک	64
55)	سہانے	65
56)	سماں	66
57)	مستی	67
58)	روپ	68
59)	دوپل	69
60)	آگ	70
61)	پُرن	71
62)	بیزار	72
63)	وعدے	73
64)	بہانہ	74
65)	دکھی من	75
66)	سوناگر	76
67)	قید	77
68)	پُرنم	78
69)	بہار	79
70)	تروتازہ	80

Marfat.com

حمد باری تعالیٰ

تو قادر و خالق ہے
مالک دو جگ کا
ہر شے کا رازق ہے

ہو جو فرمان کرے
ذکر تیرا مولا
ہر جان بے جان کرے

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

سردار ﷺ اور سرور ﷺ ہیں
رب کے پیارے نبی
دو جگ کے رہبر ہیں

رحمت کی نظر کر دیں
در پر آیا ہوں
آقا ﷺ جھولی میری بھر دیں

Marfat.com

بیٹے مسعود کی یاد میں

کیوں روٹھ گئے ہم سے
ہجر میں تڑپیں تیرے
بے حال ہوئے غم سے

بن تیرے قرار نہیں
ہجر کے انگن میں
کیوں پڑتی پھوار نہیں

تیری یاد ستاتی ہے
ماں تیری باتیں سنا
ہم سب کو رولاتی ہے

Marfat.com

جو پایا کھونا ہے
مولا صبر دے دے
عمروں کا رونا ہے

تو ماں کا چن بیٹا
تارا ماں جائیوں کا
اور میرا تھا من بیٹا

تھی رب کی رضا بیٹا
ماں تیری بخشش کی
کرتی ہے دعا بیٹا

Marfat.com

کچھ مصنف کے بارے میں

مصنف کا تعلق ایک متوسط زمیندار گھرانے سے ہے جو علاقہ میں عزت وقدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جائے پیدائش موضع چکوڑی بھیلووال تحصیل کھاریاں ضلع گجرات ہے۔ مصنف نے ابتدائی تعلیم کے حصول کے بعد کچھ عرصہ تک پاک فضائیہ میں ملازمت کی اور اسی دوران اعلیٰ تعلیم کے مدارج طے کیے۔ جبکہ اسی عرصہ میں صاحب دیوان بنے، مصنف سیلف میڈ انسان ہیں جنہوں نے زندگی کی بعض کٹھائیوں اور نامساعد حالات کا بھی سامنا کیا قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد آپ نے 1976ء میں گجرات بار ایسوی ایشن کے معروف رکن و ماہر قانون چوہدری فتح محمد عزیز ایڈووکیٹ سپریم کورٹ کے زیر سایہ عملی کام کا آغاز کر دیا۔ اپنے استاد محترم کی رہنمائی، شفقت، محبت اور دعاؤں کے طفیل بہت جلد آپ نے وکالت کے شعبہ میں منفرد مقام حاصل کر لیا۔ آپ 1998 میں گجرات بار ایسوی ایشن کے صدر منتخب ہوئے۔ اس دوران آپ نے 1999ء میں عدالت عالیہ لاہور میں بھی وکالت کا آغاز کر دیا اسی دوران کڑی محنت کی اور 2001ء میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے وکیل بن گئے۔ آپ کی بہترین فطری صلاحیتوں اور ذہانت کے باعث آپ کو 2005ء میں ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب مقرر کیا گیا۔ آپ نے چار برس تک خدمات انجام دیں اور اپنے آپ کو منوالیا۔ اب مصنف ایک برس سے عدالت عالیہ لاہور اور سپریم کورٹ آف پاکستان میں پریکٹس کر رہے ہیں۔

اوائل میں ہی مصنف نے اپنے اندر کے تخلیق کار کو دریافت کر لیا تھا۔ آپ کے تخلیقی و شعری سفر کے پہلے سنگ میل یعنی آپ کی ماہیا نگاری پر مبنی تصنیف ''آس کے موتی'' الحمد اللہ شائع ہو چکا ہے اس دوران آپ کا شعری سفر زور وشور سے جاری ہے جبکہ دیگر شعری مجموعے بھی بہت جلد منظر عام پر آنے والے ہیں۔

محمد عرفان ملک

Marfat.com

پیش لفظ

جذبات کے اظہار میں اختصار سے کام لینا بہت مشکل ہوتا ہے اور اختصار کے ساتھ سادگی کو ذریعۂ اظہار بنانا اس سے بھی زیادہ مشکل ہے مگر "آس کے موتی" میں چوہدری محمد صادق نے تین مصرعوں کے کوزوں میں لطیف جذبات کے دریاؤں کو بند کرنے کا کچھ ایسا ہنر دکھایا ہے کہ ذرے میں سورج کی چمک اور قطرے میں دجلہ کی روانی دکھائی دیتی ہے

ان سہ مصرعی نظموں کا سب سے زیادہ خوبصورت اور متاثر کرنے والا پہلو ان سے آنے والی خوشبو ہے اپنی زمین اور اپنی مٹی کی خوشبو جس میں زمین اور مٹی کے رنگوں کی جھلک بھی ملتی ہے اور یوں یہ مجموعہ کلام خوشبوؤں کی کہکشاں بن جاتا ہے۔

Marfat.com

میری نظر میں

گجرات کی دھرتی بلاشبہ بڑی مردم خیز ہے اس دھرتی کو اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ہر شعبہء زندگی میں بڑی بڑی کمال اور نامور شخصیات کو جنم دیا ہے۔ شہیدوں سے لیکر غازیوں مجاہدوں تک صحافیوں تک۔ صنعت کار سے لیکر سیاستدانوں اور قانون دانوں تک جو بھی اس دھرتی سے ہوا کمال ہوا۔

چند سال قبل جب میں اپنے آبائی شہر وزیر آباد سے ہائی کورٹ میں وکالت کا عزم لیکر لاہور آیا تو میری ملاقات بہت سی دیگر نامور شخصیات کے علاوہ چوہدری محمد صادق ایڈووکیٹ سپریم کورٹ سے ہوئی۔ چند نشستوں کے بعد یہ ملاقات دوستی کے منازل طے کرتی عقیدت کے مقام تک جا پہنچی اور آج یہ عالم ہے کہ میں اس خوبصورت اور خوب سیرت انسان کے ساتھ صادق لاء ایسوسی ایٹس سعدی پارک مزنگ کی رہائش گاہ تک کے شب و روز کا ساتھی ہوں۔

Marfat.com

چوہدری محمد صادق گجراتی ہونے کے علاوہ خوش نصیب بھی ہیں۔ کامیابیاں ان کے ہمرکاب ہوتی ہیں ضلع گجرات میں قانون دانی کے جھنڈے گاڑنے کے بعد لاہور ہائی کورٹ میں مختصر عرصہ کے دوران اپنے ایک اعلیٰ قانون دان ہونے کا لوہا منوانے کے علاوہ موصوف پہلی ہی کوشش میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے ایڈووکیٹ بھی منتخب ہو گئے۔

چوہدری محمد صادق ملک کی اعلیٰ ترین عدالت کے وکیل ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے خوبصورت شاعر بھی ہیں۔ موصوف جب بھی عدالت میں پیش ہوتے تو سینکڑوں قانونی نظائر کتابوں کے نام اوران کے صفحات کے ساتھ انہیں ازبر ہیں۔ اور اکثر اوقات معزز جج صاحبان اور ساتھی وکلاء حضرات ان کی یاداشت کے انمول خزانے پر انگشت بدنداں ہوتے ہیں تو ایک نیا روپ ان پر وار د رہتا ہے ان کی یہ متضاد کیفیت دیکھ کر مجھے اکثر مولانا حسرت موہانی کا یہ شعر یاد آ جاتا ہے۔

Marfat.com

ہے مشقِ سخن جاری اور چکی کی مشقت بھی
اک طرفہ تماشا ہے حسرت کی طبیعت میں

چوہدری ایم صادق اعلیٰ درجے کے قانون دان اور اچھے شاعر ہونے کے علاوہ دُردِ دل رکھنے والے نفیس انسان بھی ہیں ان کے سینے میں رکھا دل ہے اس لئے مزے کی بات یہ ہے کہ یہ تڑپتا دوسروں کیلئے اور یہ تڑپ ان کے جوان سال اور بہت ہی لاڈلے صاحبزادے میڈیکل کے طالب علم مسعود صادق کی اچانک موت سے اور بھی زیادہ بڑھ گئی ہے چوہدری صادق کے قریبی حلقے بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان کا پرس اور دستر خوان ہمیشہ دوستوں اور مستحقین کیلئے کھلا رہتا ہے۔

زیرِ نظر شعری مجموعے میں سہ سطری انداز شاعری دوستوں کے خیال میں جاپانی ہائیکو سے متاثر لگتا ہے لیکن میرے خیال میں جاپانیوں نے ہائیکو انداز شاعری غالباً ہمارے دیہاتی ماہیا سے لیا ہے۔ ''آس کے موتی'' پڑھتے ہوئے

Marfat.com

موجودہ تیز رفتاری کے دور اور الیکٹرونکس میڈیا کے بڑھتے ہوئے استعمال نے لوگوں میں پڑھنے پڑھانے کی عادت کو کم کر دیا ہے۔اخبارات کی سرخیاں پڑھ کر بہت کم لوگ متن تک جانے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں اسی طرح لمبی لمبی غزلیں پڑھنے کی بجائے اکثر لوگ ایک آدھ شعر سے ہی اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔

سہ سطری شاعری موجودہ تیز رفتاری کے دور میں ہر شخص کو اچھی لگے گی کیونکہ ہر ایک شاہکار ایک کہانی اور ایک داستان کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

شیخ طارق امین خالد
ایڈووکیٹ ہائی کورٹ
کالم نگار ''روزنامہ مساوات''
13/9 فین روڈ الیاس منزل لاہور

Marfat.com

''اپنے ہونے کی گواہی''

دنیا کا کوئی تخلیق کار چاہے اس کا مطمع نظر کوئی بھی ہو وہ اس بات پر متفق ہے کہ وہ اپنی تخلیقات سے ''اپنے ہونے کی گواہی'' دینا چاہتا ہے اور اسی اظہار ذات کیلئے اسے تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔ خطہ گجرات کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہاں علم و ادب کے سوتے پھوٹتے رہے ہیں اور یہ سلسلہ ہر عہد میں جاری و ساری رہا ہے۔ پنجاب کے دل گجرات میں پنجابی کے شیکسپیئر پیر فضل حسین فضل گجراتی، جنہوں نے پنجابی غزل کو آبرو بخشی اور اس کے خدوخال کو اپنے اسلوب سے ایسا جاذب نظر بنایا کہ اس کا مزاج ہی بدل کر رکھ دیا، پروفیسر شریف کنجاہی، منشی لطیف گجراتی، رمضان صائب، میاں محمود اختر اسیر، ساقی گجراتی، خلیل خان آزاد سمیت ایسے لاتعداد صاحب اسلوب شعراء و ادباء کی طویل فہرست سامنے آجاتی ہے جنہوں نے اپنے جداگانہ اسلوب سے پنجاب سے توسل کا حق ادا کیا ہے۔ اردو شاعری میں خاقان خاور، عاشور کاظمی، راحت ملک، اقبال کوثر، پروفیسر مسعود ہاشمی سمیت دیگر صاحبان قلم نے اپنے فن کے جوہر دکھائے ہیں گو کہ آج کے عہد میں شعروسخن کی طرف مائل ہونے والوں کی تعداد بہت کم رہ گئی ہے پھر بھی یہ ربط قائم ہے۔ صاحب دیوان چوہدری محمد صادق کے ماہیوں کو پڑھا تو خوشگوار حیرت ہوئی کہ شعبہ قانون جیسے بظاہر ''غیر شاعرانہ'' شعبہ سے تعلق رکھنے والے شخص کے اندر نرم و نازک احساسات و جذبات کا حامل تخلیق کار بھی چھپا بیٹھا ہے جس نے پوری توانائی سے اپنے ہونے کی گواہی دی ہے۔ چوہدری محمد صادق نے ماہیا کو ذریعہ اظہار بنایا ہے اور یوں وہ بھی شعراء کے سلسلہ سے منسلک ہوگئے ہیں آپ کے کلام میں پنجاب کی رہتل بہتل اور پورا کلچر شفافیت سے دکھائی دیتا ہے۔ مادہ پرستی اور پیسے کی دوڑ میں اپنے ماہیوں، سجنوں اور محبوبوں کو چھوڑ کر بدیس جانے والوں اور اپنے اندر چھپے ہوئے درد کو محسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

غنچوں سے بنیں کلیاں
جب سے بدیس گئے
پیا سونی ہوئی گلیاں

مذکورہ ماہیا میں شاعر نے تنہائی و چھوڑے اور انتظار کے تمام رنگ سمودیئے ہیں ایک اور جگہ کہتے ہیں

باغوں میں ''سرؤ'' جھولیں
رب سے دُعا کرنا
تم بھولو نہ ہم بھولیں

اس ماہیا میں انہوں نے زمانے کی بے ثباتی اور موجودہ عہد کے ناپائیدار رویوں اور تعلقات پر بھرپور نشتر زنی کی ہے اور اس کے ساتھ ان تعلقات کے قائم رہنے کی دعا بھی کی ہے مگر شاعر کو اس بات کا بھی علم ہے کہ زمانے کی گرد سے دلوں کے آئینوں کو گرد آلود کرنے والے حالات میں تعلقات کہیں نہ کہیں

Marfat.com

بے ربط ہو ہی جاتے ہیں۔ چوہدری محمد صادق ایڈووکیٹ حُسن کو پابند نقاب بھی دیکھنا چاہتے ہیں انھیں اس بات کا ادراک ہے کہ

خاصاں دی گل عاماں اگے نہیں مناسب کرنی
مٹھی کھیر پکا محمدؐ کتیاں اگے دھرنی!

لہذا وہ حسن کو سر محفل لانے اور دیکھنے کے قطعاً قائل نہیں ہیں لہذا ایک جگہ کہتے ہیں۔

ہاتھوں میں کتاب رکھو
کوئی نہ دیکھے تمہیں!
چہرے پہ نقاب رکھو

وہ اس بات پہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ

پس پردہ تکلم سے گریزاں رہنا (جان کاشمیری)
لوگ آواز سے بھی تصویر بنا لیتے ہیں

مغربی میڈیا کی یلغار اور غیر ملکی ثقافت کا درد بھی مذکورہ ماہیے میں آپ کو انگڑائیاں لیتا محسوس ہوگا۔ ایک اور ماہیے میں کہتے ہیں کہ

روٹھوں کو منا لینا
اشکوں کے موتی ہیں
پلکوں پہ سجا لینا!

آپ کو علم ہے کہ روٹھے ہوئے ساجن کی کی بے اعتنائی اور لاتعلقی کا دکھ کس قدر سنگین ہوتا ہے لہذا وہ اس بات کے قائل ہیں کہ روٹھے ہوؤں کو ہر حال میں منا لینا چاہیے کیونکہ سچے موتیوں کی مالا جتنی بار بھی ٹوٹے اسے پرو لیا جاتا ہے اچھا اور سچا دوست پھولوں پہ پڑی شبنم کے حسن جیسا ہوتا ہے۔ چوہدری محمد صادق کا تعلق اُس مکتبہ فکر سے ہے جو آس اور اُمید سے کبھی بھی ناطہ نہیں توڑتے وہ اس بات سے سو فیصد متفق ہیں کہ مایوسی گناہ ہے لہذا وہ وطن عزیز کے فرسودہ نظام جو کم از کم غریب دوست نہیں ہے پر کڑھتے رہتے ہیں۔ خوشحالی و بہتری کی امید رکھتے ہوئے نظام کی تبدیلی اور وطن عزیز کی حالت درست اور صورت احوال بہترین ہونے کی آرزو رکھتے ہیں۔ چوہدری صاحب کو علم ہے کہ

گلوں میں رنگ بھرے باد نوبہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے (فیض)

Marfat.com

فیض احمد فیض کی آرزو سوشلزم کی چکا چوند سے خیرہ ہوئی تو انہوں نے اس نظام کو ملک کا نجات دہندہ سمجھا مگر ان کے خواب اس وقت بکھر گئے جب یہ نظام اپنی موت آپ مرگیا۔ اور پاکستان میں اس کی کسی ایک بھی خوبی کو اپنایا نہیں گیا۔ اب وہ بھی آس لگائے ہوئے ہیں کہ

گلشن میں بہار آئے
دل کو قرار ملے
کر سولہ سنگھار آئے

سقوط ڈھاکہ کے زخم کی کسک محسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں

گر تو نہ جدا ہوتا
رنگ میری محفل کا
کچھ اور جما ہوتا

چوہدری صاحب کو یقین ہے کہ اگر پاکستان جغرافیائی حوالہ سے منقسم نہ ہوا ہوتا تو یہ آج حقیقی معنوں میں ایشیئن ٹائیگر ہوتا اور آج ہمارے حکمران کاسۂ گدائی کو فخر سے تھامے ہوئے ملکوں ملکوں بھیک نہ مانگ رہے ہوتے۔ اس کے ساتھ ساتھ عالمی سطح پر ہونے والی لحہ بہ لحہ تقسیم پر بھی ان کی گہری نظر ہے۔ جس سے اخلاقی قدریں تنزل پذیر ہیں اس اخلاقی انحطاط پذیری سے بھی وہ افسردہ و دلگیر ہیں۔ اپنے ایک ماہیے میں وہ تیز رفتار مشینی زندگی یعنی معمولات حیات سے گھبرا کے کہتے ہیں۔ کہ

یادوں میں کھو جانا
گود میں رکھ کے سر
میرے چیتم سو جانا

چوہدری محمد صادق جانتے ہیں کہ انسان جتنا چاہے بھاگ دوڑ نے بہر حال اسے چند لمحات سکون درکار ہوتا ہے کہ فرقت، الم، دکھ اور تنہائی کی مہیب رات کو جگنو کی تھوڑی سی روشنی کا نشتر چیر دیتا ہے۔ محبوب کی بے اعتنائی، بھول اور لغزش کو خلوص دل سے معاف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

سفروں سے نہ گھبرانا
سپنوں کو قید نہیں
جب چاہے چلے آنا

میرے دل کے دروازے ہمیشہ کھلے ہوئے ملیں گے۔ چوہدری محمد صادق کے پورے کلام کو بغور دیکھیں تو اس میں آپ کو سپنے، نیند، اشک، بہار، پت جھڑ، شرم و حیا، کلیاں، پھول، جھرنے، پانی، آسمان،

Marfat.com

ساون، چمن، بہار، فرقت، انتظار، آس، امید، چین، چاندنی، نہر کنارا، شبنم، دھوپ، پرندے، جنگل، بادل، برکھا، سبزہ، پیاس، کھیت، ہریالی، گلیاں، زخم، کسک، ٹیلے، بیلے، شکوے، وصل کی خواہش سمیت دیگر مختلف استعارے اپنی جولانیوں کے ساتھ دکھائی دیں گے۔ گو کہ مصنف کی یہ اولین تخلیق ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ امید کی جا سکتی ہے کہ وہ اول الذکر شاعری کے کینوس پر پینٹ کر سکتے ہیں۔ چوہدری محمد صادق ایڈووکیٹ کی یہ تصنیف ''آس کے موتی'' یقیناً اردو ادب میں مقام حاصل کرے گی اور گجرات سمیت ملک بھر کی ادبی برادری انہیں خوش دلی سے بحیثیت تخلیق کار تسلیم کرے گی۔ چوہدری محمد صادق کے ماہیے بھی گلشن کا بھرپور عکس ہیں جس میں پھل دار، پھول دار پیڑ بھی ہیں۔ مخملیں گھاس بھی ہے، کانٹے بھی ہیں اور پرندے کے گھونسلے بھی کیونکہ یہ تمام چیزیں مل کر ایک مکمل گلشن کی تصویر بناتے ہیں حقیقی معنوں میں چوہدری محمد صادق کو آس اور امید کا پیامبر شاعر کہا جا سکتا ہے۔

(از احسن نذیر اکمل)

★ ★ ★ ★

Marfat.com

آس کی ڈور سے بندھا ہوا شاعر!!!

گزشتہ کچھ عرصہ سے ماہیے کے مزاج اور وزن کے متعلق ہونے والی بحث سے ماہیے کے اصل خدوخال کے واضح ہونے میں کافی مدد ملی ہے، یہ بات طے ہے کہ مسلسل تجربات اور تنقید کسی بھی صنف سخن کی ترویج و اشاعت کیلئے از حد ضروری ہے، دھرتی کی کوکھ سے جنم لینے والی اس عوامی صنف کی ماں سیدھے سادھے سچے کھرے اور پرخلوص جذبے ہیں جو جھرنوں کی طرح نغمے بکھیرتے ہوئے اپنا راستہ خود "تلاشتے" ہیں۔ ماہیے کے وزن کے حوالہ سے دو مختلف آراء ہیں ایک یہ کہ ماہیے کے تینوں مصرعے ہم وزن بھی ہو سکتے ہیں اور دوسرے مصرعے میں ایک "سبب" (رکن) کم بھی ہو سکتا ہے، ستم ظریفی یہ رہی ہے کہ پنجابی اور اردو ماہیے کی مغاہیت اس کے عمومی مزاج اور کلچر کی چاشنی کا ایک دوسرے سے تقابل کیا جاتا رہا ہے، پنجابی زبان میں ضرورت کے مطابق بعض حروف کو گرا لیا جاتا ہے جبکہ اکثر انہیں کھینچ کر اپنی ضرورت بھی پوری کر لی جاتی ہے اسی وجہ سے بعض نقادوں کو تینوں ہم وزن مصرعے اور ایک رکن کم بھی دکھائی دیا اس کے ساتھ ساتھ ایک بات بھی طے ہے کہ پنجابی ماہیے کی ایک مخصوص دھن اور لے ہے جس سے اس کی اصل ساخت اور مغاہمت کے نشان ملتے ہیں مسرت نذیر کے غیر فلمی گائے ہوئے ماہیے ہوں یا محمد رفیع کے فلم "پھاگن" میں گائے ہوئے ماہیے دونوں کی مثالیں دی جاتی ہیں مثلاً

مسرت نذیر کا گایا ہوا ماہیا ملاحظہ ہو

چٹا ککڑ بنیرے تے
کاسنی دوپٹے والئے
منڈا صدقے تیرے تے

محمد رفیع اور آشا بھونسلے کے گائے ہوئے ماہیے کہ

تم روٹھ کے مت جانا
مجھ سے کیا شکوہ
دیوانہ ہے دیوانہ

ان دونوں ماہیوں کی ساخت اور بحر کو دیکھا جائے تو ماہیے کہ دو وزن سامنے آتے ہیں یعنی

مفعول مفاعلین
فعل مفاعلین
مفعول مفاعلین

Marfat.com

اوردوسرا وزن یعنی

فعلن فعلن فعلن
فعلن فعلن فع
فعلن فعلن فعلن

بنظر عمیق دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ پہلا وزن دوسرے وزن کی تھوڑی سے بدلی ہوئی شکل ہے۔

مفعو لفا عیلن
فعلم فاعی لن
مفعو لفا علین

اب آتے ہیں ماہیے کے وہ اوزان جو رائج بھی ہیں اور تقریباً آہستہ آہستہ مفقود بھی ہو رہے ہیں دوسرے مصرعہ میں ایک کم رکن والا وزن کچھ یوں ہے

فعلن فعلن فعلن
فعلن فعلن فع
فعلن فعلن فعلن

دوسرا وزن کچھ اس طرح ہے یعنی

فعلن فعلن فعلن
فعلن فعلن فعلن
فعلن فعلن فعلن

اور تیسرا یوں ہے

فعلن فعلن فعلن
فعلن فعلن فعلن فع
فعلن فعلن فعلن

اگر ہم پنجابی ماہیے کو اردو کے قواعد و ضوابط پر کھیں اور جانچیں تو یقیناً دوسرے مصرعہ میں یہ تینوں صورتیں نمایاں ہوتی دکھائی دیتی ہیں بلکہ پہلے اور تیسرے مصرعوں کا وزن بھی گڈمڈ ہوتا دکھائی دیتا ہے اس کی ٹھوس وجہ یہ ہے کہ پنجابی زبان اردو جیسے لسانی قواعد و ضوابط کی حامل نہیں ہے اور ماہیا چونکہ لوک گیت ہے اور اسکی الگ سے ایک دھن ہے اور اس میں ہی اس کا وزن بھی چھپا ہوا ہے چنانچہ اس طرح اسکے وزن کی دریافت آسان ہو جاتی ہے، یہ تو ایک مختصر سی بحث وزن کے حوالہ سے تھی اب ایک اور قابل توجہ بات یہ ہے کہ ماہیے میں حمد باری تعالیٰ ،نعت رسالت مآب، منقبت اہلبیت اور صحابہ کرام جیسے موضوعات بھی شامل ہو گئے ہیں لہٰذا ماہیے کو وسعت دینے سے کوئی روک نہیں سکتا، اس وقت پنجاب میں متعدد ماہیا نگار درست وزن اور ماہیے کی مجموعی مسافت کے حوالہ سے بہت اچھے ماہیے کہہ رہے ہیں جن میں اس کے علاوہ "ماہیا نگاری" میں قمر جلال آبادی، ساحر لدھیانوی، امین

Marfat.com

خیال، پروین کمار اشک، منزیر فتح پوری، ڈاکٹر مناظر، عاشق ہرگانوی، انور مینائی، آل عمران، غزالہ طلعت و دیگر شامل ہیں یہ تو بات تھی ماہیے کی اس طرح کی ایک صنف جاپان میں "ہائیکو" کے نام سے رائج ہے جو گزشتہ دہائیوں سے اردو ادب میں بھی رائج ہو چکی ہے پہلے تو اسے قبول نہیں کیا گیا مگر بعد ازاں اس نے اپنی جگہ خود بنالی اب ملک کے ممتاز شاعر اس صرف کو اپنائے ہوئے ہیں اردو میں جاپانی۔ ہائیکو کے وزن کو "بحر متقارب" کے ارکان میں ترتیب دیا گیا ہے یعنی

فعلن فعلن فع
فعلن فعلن فعلن فع
فعلن فعلن فع

اسی آہنگ کو اقبال حیدر، محسن بھوپالی، اور دیگر شعراء نے بخوبی نبھایا ہے، محسن بھوپالی کا ایک ہائیکو وزن اور آہنگ کا صحیح ترجمان ہے

بارش کا یہ ساز
رورہ کر یاد آتی ہے یا
گھنگرو کی آواز

رم جھم رم جھم پھوار
لیکن تجھ بن یوں جیسے
چلتی ہو تلوار

اس کے ساتھ ساتھ ہائیکو نگاروں نے اس کے وضع کردہ وزن کو مسترد کر کے اردو ماہیے کے وزن میں بھی ہائیکو کہے ہیں، ہائیکو دراصل فطرت نگاری ہے مگر اس نے پاکستان میں آکر اپنے اندر پاکستانی طرز معاشرت اور بودوباش کے سبھی رنگوں کو سمولیا ہے، جاپانی ہائیکو میں برف، تنہائی اور خاموشی ایک ایسی "ٹرائیکا" ہے جس سے مفر نہیں ہے اس کے علاوہ، گھاس، پتیاں، چٹانیں، پرندے، خوشبو اور دیگر موضوعات اس کا حسن ہیں۔ پنجابی زبان جو پانچ ہزار سال پہلے تک کے آثار کی حامل ہے اور ہائیکو بھی تقریباً اتنی ہی عمر رکھتی ہے اگر دونوں کا تقابلی جائزہ لیا جائے تو صرف ایک بات واضح ہوتی ہے اور وہ تنومند کلچر اور روایات ہیں۔ محسن بھوپالی، سحر انصاری، علی محمد قریشی، عالمتاب تشنہ، جمیل نقوی، رسا چغتائی، سجاد مرزا اور دیگر شعراء اس صنف میں طبع آزمائی کر رہے ہیں، ممتاز ماہر آئین و قانون جناب چوہدری محمد صادق کا تذکرہ اس حوالہ سے بھی اہم ہے کہ قانون جیسے بظاہر خشک مضمون کے ماہر ایک حساس ادب دوست شخصیت بھی ہو سکتے ہیں؟ اس کا واضح ثبوت ان کے ماہیوں کے مجموعہ "آس کے موتی" جو آپ کے ہاتھوں میں ہے کی شکل میں ایک زندہ ثبوت ہے ہمہ صفت موصوف چوہدری محمد صادق ایک صاحب اسلوب اور منفرد لب و لہجہ کے شاعر ہیں جنہوں نے اپنے شعری سفر میں بڑے نشیب و فراز دیکھے جوان کے کلام اور قادر الکلامی کی پختگی کا روشن حوالہ ہیں، عرصہ دراز سے شاعری کو صرف اپنی ذات تک محدود رکھا گو کہ ان کا تعلق بھی اس مکتبہ فکر سے ہے جن کا خیال ہے کہ شاعری "جزوایست از پیغمبری" موصوف سے میری یاد اللہ گزشتہ چار دہائیوں سے ہے مگر میرے لئے یہ بات انتہائی خوشگوار حیرت کا باعث اس وقت بنی جب انہوں نے مجھے اپنے ماہیوں کا مسودہ دکھایا اور اسکی اشاعت کا ارادہ ظاہر کیا، چوہدری محمد صادق کے ماہیے حقیقی معنوں میں لوک شاعری اور بالخصوص پنجاب کی روح کی وہ توانا آواز ہیں جسے کوئی دبا سکا ہے اور نہ کسی کی بساط میں ہے۔

Marfat.com

آپ نے بھی ماہیے کے اصل اور درست وزن

مفعول مفاعلین

فعل مفاعلین

مفعول مفاعلین

یعنی چراغ حسن حسرت کے انداز میں ماہیے تخلیق کیے ہیں یعنی

باغوں میں پڑے جھولے

تم ہمیں بھول گئے

ہم تم کو نہیں بھولے

کی روایت کو قائم رکھا ہے مگر اس کے ساتھ چوہدری محمد صادق کا شمار ان معدودے چند شعرا میں ہوتا ہے جو روایت سے انسلاک رکھتے ہوئے اس سے "مودبانہ اختلاف" بھی کرتے ہیں اور باغی قرار پاتے ہیں چوہدری محمد صادق کا ایک ماہیا ملاحظہ فرمائیں جو اپنے خالص مزاج اور عمومی رنگ و روپ کا اعلیٰ نمونہ ہے جس میں آپ کہتے ہیں کہ

باغوں میں سرو جھولیں — مفعول مفاعلین

رب سے دعا کرنا — فعل مفاعلین

تم بھولو نہ ہم بھولیں — فعل مفاعلین

چوہدری محمد صادق کا ہر ماہیا راوی چناب اور جہلم کے بہتے پانیوں کی سبک خرامی، خوشبو اور "رحل بحل" کی مکمل اور اصل تصویر ہے میرا خیال ہے کہ ان کے ماہیوں کا یہ مجموعہ اردو ادب کے ذخیرہ میں بڑی انفرادی حیثیت کا حامل ہوگا اور امید ہے کہ وہ اپنا فکری اور تخلیقی سفر جس سلیقے سے جاری رکھے ہوئے ہیں آئندہ بھی جاری رکھیں گے اور ہر منزل کو اگلی منزل کا سنگ میل گرداتے ہوئے تخلیق کے گھوڑے کا ساز و سامان نہیں اتاریں گے کہ یہی ان کا خمیر ہے!

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ!

محمد حسین بھٹی

0333-8452030

Marfat.com

دو دل

دو دل جو ملے ہوتے
بیٹھ کے آنگن میں
کچھ شکوے گلے ہوتے

Marfat.com

پیار

پانی کا چلے جھرنا
پیار کیا ہم نے
اب دنیا سے کیا ڈرنا

Marfat.com

آس

کیسی صورت پیاری ہے
دور گگن میں ملیں
یہی آس ہماری ہے

Marfat.com

ساجن

ساجن کیوں خفا ہوتا
مان ہی لیتے ہم
گر ہم سے کہا ہوتا

Marfat.com

پیتم

یادوں میں کھو جانا
گود میں سر رکھ کے
میرے پیتم سو جانا

Marfat.com

موتی

روٹھوں کو منا لینا
اشکوں کے موتی ہیں
پلکوں پہ سجا لینا

Marfat.com

جھولے

کب ہوں گی ملاقاتیں
پیار کے جھولے پہ
کب بیٹھ کے دکھ بانٹیں

Marfat.com

محفل

گر تو نہ جدا ہوتا
رنگ میری محفل کا
کچھ اور جما ہوتا

84703

Marfat.com

دید

ساون کے ابر چھائے
رت ہے ملنے کی
تیری دید کو جی چاہے

Marfat.com

سولہ سنگھار

گلشن میں بہار آئے
دل کو قرار ملے
کر سولہ سنگھار آئے

Marfat.com

گھنے سائے

پیڑوں کے گھنے سائے
ہم تمہیں چاہتے رہے
اوروں کو تو چاہے

Marfat.com

چُنری

ہمیں دنیا سے کیا لینا
پیار کے پھولوں سے
تم چُنری سجا لینا

Marfat.com

حیا

کیا قوس قزاح دیکھی
رنگ تیرے چہرے کے
اور شرم و حیا دیکھی

Marfat.com

برکھا

ساون کی گھٹا چھائی
آ مل باتیں کریں
رت برکھا کی ہے آئی

Marfat.com

منزل

آنکھوں پہ پڑے ہالے
پیار کی منزل میں
پیروں میں پڑے چھالے

Marfat.com

نقاب

ہاتھوں میں کتاب رکھو
کوئی نہ دیکھے تمہیں
چہرے پہ نقاب رکھو

Marfat.com

پیار کے موتی

پلکوں پہ سمو لینا
پیار کے موتی ہیں
لڑیوں میں پرُو لینا

Marfat.com

روگی

ٹیلوں پہ رہیں جوگی
دنیا یہ کیا جانے
ہیں پیار کے یہ روگی

Marfat.com

غم

دھیرے سے بلا لینا
چپکے سے کر باتیں
غم اپنا بھُلا لینا

Marfat.com

نئی دنیا

آنکھوں میں چھپا لینا
دیکھے نہ کوئی ہمیں
نئی دنیا بسا لینا

Marfat.com

امبیوں کے سائے

امبیوں کے سائے تلے
دن تو گذر جائے گا
چلے آنا شام ڈھلے

Marfat.com

هجر

داغوں کو دھو لینا
ہجر کے اشکوں سے
دامن بھی بھگو لینا

Marfat.com

غازہ

رخساروں پہ ہے غازہ
زخم بہاروں کے
پت جھڑ میں رہے تازہ

Marfat.com

کلیاں

مصری کی ہیں ڈلیاں
پھولوں پہ حق تیرا
ہم چُنتے رہے کلیاں

Marfat.com

سُندر

کیسی سُندر ہے سجنی
گرمی تیرُے تن میں
من میرے لگے اگنی

Marfat.com

دعا

باغوں میں سُرو جُھولیں
رب سے دُعا کرنا
تم بھُولو نہ ہم بھُولیں

Marfat.com

بدیس

غنچوں سے بنیں کلیاں
جب سے بدیس گئے
پیا سُونی ہوئی گلیاں

Marfat.com

سہرا

ماتھے پہ سجا سہرا
پھول بھی رشک کریں
کیا لال ہوا چہرہ

Marfat.com

جند

کھیتوں میں ہے ہریالی
پوچھ لو غیروں سے
میری جند تیری متوالی

Marfat.com

بندھن

سہرے کی دو لڑیاں
پیار کا بندھن ہیں
مل بیٹھیں دو گھڑیاں

Marfat.com

شباب

محفل پہ شباب آئے
ہم بھی نظارہ کریں
جو اُٹھا کے نقاب آئے

Marfat.com

تاب

جلووں کی قسم کھائیں
اٹھتی نہیں پلکیں
ہم تاب نہیں لائیں

Marfat.com

انگنا

یادوں کا ہے انگنا
ہجر کے زخموں پر
اب آؤ رکھو پنبنا

Marfat.com

سرسوں

رنگ زرد ہوئے چہرے
سرسوں کے کھیتوں میں
کیوں ڈال لئے ڈیرے

Marfat.com

شبنم

جب شبنم روتی ہے
چُوم کے پھُولوں کو
مُنہ کلیوںؔ کے دھوتی ہے

Marfat.com

پیاس

آکاش سے آتی ہے
پھولوں سے مل شبنم
خود پیاس بجھاتی ہے

Marfat.com

چہرے

خوشیوں کے لگے ڈیرے
جب جب شبنم پڑے
پھولوں کے کھلیں چہرے

Marfat.com

گہنا

مالی کا کہنا ہے
پڑتی رہے شبنم
پھولوں کا گہنا ہے

Marfat.com

ھرجائی

جب دھُوپ نظر آئی
شکوہ ہے شبنم کو
ہیں سبزے بھی ہرجائی

Marfat.com

کاجل

بادل کا یادوں چھایا
پڑیں برس چھم چھم
کاجل ہوا مدھم اور

Marfat.com

مست

گلشن میں ہے ہریالی
جھومیں خوشی سے سُرو
ہوئی مست ہے ہر ڈالی

Marfat.com

پنچھی

لوٹ آنا اندھیرے پڑیں
پنچھی بھی گھر لوٹیں
جنگلوں میں بسیرے کریں

Marfat.com

مرہم

زخموں پہ مرہم رکھنا
طعنے ہیں دنیا کے
آ جانا بھرم رکھنا

Marfat.com

ساتھ

کیا ساتھ نبھاتی ہے
کلیوں پہ دھوپ پڑے
شبنم مر جاتی ہے

Marfat.com

چاندنی

کہیں نہر کنارا ہو
راتیں چاندنی ہوں
اور ساتھ تمہارا ہو

Marfat.com

پیا

سنے غیروں کے طعنے
ہم ہیں تمہارے پیا
تو مانے یا نہ مانے

Marfat.com

فرقت

فرقت　کے　ہیں　مارے
یادوں　میں　دن　بیتیں
راتوں　کو　گنیں　تارے

Marfat.com

میت

میرے میت سجیلے ہیں
کانوں میں رس گھولیں
بولیں بول رسیلے ہیں

Marfat.com

دستک

میرے کوپے لگا پھیرا
دستک دے پوچھیں
مجھ سے ہی پتہ میرا

Marfat.com

سہانے

بیٹھے ندیا کنارے تھے
بیتے سہانے سمے
سنگ میت ہمارے تھے

Marfat.com

سماں

سنگ　سکھیوں　چلے　آنا
ساون　کا　پیار　سماں
جب　بیتے　چلے　جانا

Marfat.com

مستی

مستی میں من بُہکے
دن ہیں بہاروں کے
یادوں کے چمن مہکے

Marfat.com

روپ

ساون میں پڑے جھولے
دیکھ کے روپ تیرا
راہ چلتے راہی بھولے

Marfat.com

دو پل

آؤ دو پل پیار کریں
بھولے سے بھی کہہ دو
ہم کب انکار کریں

Marfat.com

آگ

ہم جگ سے چھپاتے رہے
آگ لگی من کی
اشکوں سے بجھاتے رہے

Marfat.com

پون

ٹھنڈک سی پون میں ہے
سنگ ہجولیوں کے
رونق سی چمن میں ہے

Marfat.com

بیزار

ساون میں پھوار پڑے
بھاتے نہیں سبزے
تیری یاد بیزار کرے

Marfat.com

وعدے

ہیں وعدے خوب تیرے
گر نہیں آنا تھا
کہہ دیتے محبوب میرے

Marfat.com

بھانہ

تم آئے نہ آنا تھا
سکھیوں نے روک لیا
کیا خوب بہانہ تھا

Marfat.com

دکھی من

وعدوں پہ سجاتے رہے
یادوں کے آنگن میں
دکھی من بہلاتے رہے

Marfat.com

سونا نگر

فرصت ہو تو آ جانا
سونا نگر من کا
ذرا بیٹھ سجا جانا

Marfat.com

قید

طعنوں سے نہ گھبرانا
سپنوں کو قید نہیں
جب چاہو چلے آنا

Marfat.com

پرنم

تیری یاد ستاتی ہے
آنکھیں بھی پرنم ہیں
اور نیند نہ آتی ہے

Marfat.com

بہار

آئے چین قرار نہیں
پت جھڑ بیت گیا
کیوں آتی بہار نہیں

Marfat.com

ساون

ساون کی گھٹا چھائی
عکس ترا لے کر
تیری یاد چلی آئی

Marfat.com

ترو تازہ

چہرے پہ مل غازہ
نکھرے ہیں صادق وہ
جیسے پھول ترو تازہ

Marfat.com

Marfat.com

آس

کیسی صورت پیاری ہے
دُور گگن میں ملیں
یہی آس ہماری ہے

Marfat.com